السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں کبھی کبھی ایک یا دو آیات صحابہ رضی اللہ عنہم کو سناتے تھے اور اب اس پر عمل کیوں نہیں کیا جاتا۔ اسے مردہ سنت کہنا درست ہے؟ جب کہ سنت کبھی مردہ نہیں ہوتی اس پر عمل چھوڑ دیا جاتا ہے؟ (محمد آصف چک نمبر 58/5Rہارون آباد ضلع بہاولنگر)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ کی قراءت کرتے تھے اور کبھی کبھی ہمیں ایک آیت سنا دیا کرتے تھے اور پہلی رکعت میں قراءت دوسری رکعت سے زیادہ کرتے تھے۔ اسی طرح عصر اور صبح کی نماز میں بھی کرتے تھے۔ (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب یقرا فی الاخرین بفاتحۃ الکتاب 776۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ باب القراۃ فی الظہر والعصر 154-1655/451)

اس صحیح حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کبھی کبھی ظہر کی نماز جو سری پڑھی جاتی ہے اس میں ایک آیت سنائی بھی جا سکتی ہے۔ حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی لازمی نہیں ہے وگرنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ہمیشہ سناتے۔ کبھی کبھار کوئی آیت سنا دینا بالکل جائز ہے اور اس پر آج بھی عمل کیا جا سکتا ہے۔ سنت کے مردہ ہونے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس پر لوگ عمل نہیں کر رہے۔ جس سنت پر لوگ عمل نہ کر رہے ہوں اس کو زندہ کرنا چاہیے تاکہ معلوم ہو کہ یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا۔ البتہ جس کام پر شریعت نے شدت اختیار نہ کی ہو اس پر تشدد کر کے امت مسلمہ میں افتراق و انتشار کا سبب نہیں بننا چاہیے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

تفہیمِ دین

کتاب الصلوٰۃ، صفحہ:138

محدث فتویٰ